اعلیٰ حضرت مولانا

شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

041-626046

اور وہ فوراً فوراً واجب ہے اور جب تک نہ کرلے واجب ہی رہے گا چاہے جس میعاد تک کے لیے نکاح کیا ہے نہ آئے یا آئے یا گزر جائے میعاد آنے پر بھی آپ سے آپ فسخ نہ ہو جائے گا اس نکاح کو چھوڑ کر بروجہ صحیح نکاح جب چاہیں کرسکتے ہیں میعاد سے پہلے خواہ بعد۔ بغیر اس کے حرام سے باہر نہ ہوں گے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ نفس عقد نکاح میں ایک مدت تک کی قید مذکور ہو اور اگر نکاح بے قید مدت کیا اور دل میں یہ ہے کہ اتنے دنوں کیلئے کرتا ہوں پھر چھوڑ دوں گا یا عقد نکاح میں ایک مدت کے بعد طلاق دینے کی شرط لگائی مثلاً تجھ سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اتنے دنوں بعد طلاق دیدوں گا یا پہلے باہم گفتگو ہوئی تھی کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کرلیں پھر نکاح مطلق بلا قید کیا تو ان سب صورتوں میں وہ نکاح صحیح ہوا اور نفس نکاح سے مہر جتنا بندھا ہے ذمہ شوہر پر آیا اور اس وقت آنے پر طلاق نہ ہوگی جب تک نہ دے گا اور اس میعاد کے بعد عورت کو ہمیشہ اسی پہلے نکاح پر رکھ سکتا ہے۔ درمختار میں ہے[1] بطل النکاح متعہ وموقت وان جهلت المدة اوطالت فی الاصح ولیس منه مالو نکحها علی ان یطلقها بعد شهرا ونوی مکثه معها مدة معینة ہدایہ میں ہے النکاح[2] الموقت باطل وقال زفر صحیح لازم لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدة ولنا انه اتی بمعنی المتعة والعبرة فی العقود للمعانی مجتبیٰ پھر بحر پھر ردالمحتار میں ہے[3] کل نکاح اختلف العلماء فی جوازه کالنکاح بلا شهود فالدخول فیه موجب للعدة درمختار میں ہے[4] یجب مهر المثل فی نکاح فاسد بالوطء فی القبل لا بغیره کالخلوة لحرمة وطئها ولم یزد علی المسمی لرضاها بالحط ولو کان دون المسمی

[1] ترجمہ متعہ باطل ہے یونہی جو نکاح ایک وقت تک کی شرط سے کیا جائے درست نہیں اگرچہ وہ کوئی معین مدت نہ ہو جب بھی یہی ہے کہ صحیح نہیں اور اگر اس شرط پر نکاح مثلاً ایک مہینے بعد اسے طلاق دے دوں گا یا دل میں یہ نیت ہے کہ اتنی مدت تک کیلئے نکاح کرتا ہوں تو ہرج نہیں [2] ترجمہ ایک وقت کی شرط کا نکاح فاسد ہے اور امام زفر نے کہا صحیح و لازم ہے اس لئے کہ نکاح فاسد شرطوں سے فاسد نہیں ہوتا اور ہمارے امام کی یہ دلیل ہے کہ جب اس نے ایک مدت تک کی شرط سے نکاح کیا تو یہی مضمون متعہ ہے اور عقدوں میں معنے ہی کا اعتبار ہے تو گویا اس نے متعہ کیا اور متعہ باطل ہے [3] ترجمہ ہر وہ نکاح جس کے جواز میں اماموں کا خلاف ہو جیسے بے گواہوں کے نکاح اس میں وطی واقع ہونے سے عدت واجب ہو جائے گی [4] ترجمہ نکاح فاسد میں مہر مثل واجب ہوتا ہے نہ صرف خلوت وغیرہ مثل بوس و کنار سے بلکہ خاص فرج میں داخل کرنے سے اس لئے کہ اس کی صحبت حرام ہے اور وہ مہر مثل باندھے ہوئے مہر سے زیادہ نہ دلایا جائے گا کہ زیادتی ساقط کرنے پر عورت خود راضی ہو چکی اور اگر مہر مثل باندھے ہوئے مہر سے کم ہے تو صرف مہر مثل دلائیں گے کہ عقد فاسد ہونے کے سبب مقدار مہر کا جو تعین اس میں ہوا تھا وہ بھی فاسد ہے اور مرد و عورت ہر ایک کو اس کے فسخ کرنے کا اختیار ہے اور وہ فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ انہیں جدا کرے اور اگر وطی کر چکا ہے تو عدت اس وقت سے واجب ہوگی جب حاکم ان کو جدا کردے یا شوہر عورت کو چھوڑ دے۔